مولای صلِ وسلم دائمًا ابدًا علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھم

درسِ حدیث

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہ نامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قوی حافظہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کا معجزہ تھا
دینی طلباء کی تعریف قرآن میں، جوانی کے بارے میں ایک صحابی کو دُعاء دی
مسجد میں سونا مکروہ ہے سوائے.....

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 44 سائیڈ B 1985 - 02 - 22)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دُعا دی تھی، جن حضرات نے خدمت کی ہے اور اُن کے حق میں جناب رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے کوئی کلمہ نکل گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اُس کو پورا فرما دیا ہے اور عجیب وغریب نتائج دیکھنے میں آئے ہیں ان دعاؤں کے۔ حضرت صائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے لے گئیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مجھے تکلیف تھی کچھ، تو رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک پھیرا میرے سر پر و دعا لی بالبرکۃ اور برکت کی دعا دی مجھ کو۔ اسی طرح اور بھی آتا ہے چند صحابہ کرامؓ کے بارے میں کہ ہم نے اُنھیں دیکھا بڑی عمر کے نوے اور سو کے درمیان قوی اور مضبوط، وہ کہتے تھے کہ یہ جناب رسول اللہ ﷺ کی دُعا کی برکت ہے تو رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے جو بات نکل رہی ہے بس وہ اللہ تعالیٰ نے جیسے کہ اس کو مقبول فرما لیا اور دِکھا بھی دیا سب لوگوں کو کہ یہ دعاؤں کا اثر ہے۔

ہمیشہ جوان رہے :

ایک صحابی کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا اللّٰھم مَتِّعْہ بشبابہ اے اللہ ان کو ان کے شباب سے جوانی سے متمتع فرما۔ تو وہ بہت عمر کے ہو گئے اور جوان تھے جیسے اُنھیں بڑھاپا آیا ہی نہیں، اس طرح کے واقعات موجود ہیں۔

تکلیفوں پر صبر :

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بڑی تکلیف اُٹھاتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نہیں جاتے تھے۔ اتنی اُٹھاتے تھے کہ کچھ ملتا ہی نہیں تھا کھانے کو، کئی کئی وقت کے فاقے ہو جاتے تھے اور کسی سے نہیں کہتے تھے کہ مجھے فاقہ ہے تکلیف ہے بالکل کسی کو نہیں بتاتے تھے۔

دینی طلباء کی تعریف قرآن میں :

قرآن پاک میں بھی ہے للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللّٰہ اُن فقرا کے لیے جو خدا کی راہ میں محصور (اور مصروف) ہیں (دینی خدمات کے) گھیرے میں آئے ہوئے ہیں لا یستطیعون ضربا فی الارض وہ زمین میں چل پھر نہیں سکتے۔ کیا مطلب ہوا کون ہیں یہ لوگ، یہ اُن حضرات کے بارے میں ہے جو طالب علم تھے ''اصحابِ صفہ'' تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے اور اس مقصد سے کہ ہم ہر چیز سیکھتے رہیں گے وہ طالب علم ہوئے گویا سب سے پہلا مدرسہ جو اسلام میں ہے وہ اصحابِ صفہ کا ہے رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے مدارس کو بھی قبول فرمائے اس ضمن میں لے لے تو یہ بہت بڑی چیز ہوگی تو اُن کا یہ حال تھا کہ کانوا اُنا سا فقراء یعنی بالکل کچھ نہیں تھا ان کے پاس لیکن ایسے لوگ تھے یہ کہ کسی کے خرچہ کی ذمہ داری ان کے سر نہیں تھی جن کے سر خرچے کی ذمہ داری کسی کی نہ ہو بال بچے بیوی یا والدین کی ذمہ داری نہ ہو وہ آدمی وہاں رہتے تھے۔ اب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی مسلمان ہوئے ہیں تو اپنے علاقے سے آئے ہیں کوئی ذمہ داری نہیں تھی خاص اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ شادی سے پہلے وہ بھی رہتے رہے ہیں اصحاب صفہ میں۔

مسجد میں سونا مکروہ ہے سوائے...... :

مسجد میں سو جایا کرتے تھے آپ کنت انام فی المسجد یہ اُن کا جملہ آتا ہے کہ میں مسجد میں سو جایا کرتا تھا۔ مسجد میں سونا جو ہے وہ اُسی کے لیے ہے جو مسجد ہی میں رہتا ہو جس کی ایک مجبوری ہو یا معتکف ہو باقی جو ہیں انھیں نہیں سونا چاہیے، مسجد سے باہر سونا چاہیے۔ مسجد میں سونا جو ہے وہ مکروہ ہے۔ اس میں ایسا حال اُن پر ہوتا تھا کہ وہ

بیہوش ہو جاتے تھے اور زبان سے مانگتے نہیں تھے کسی سے بھی، تو قرآن پاک میں ہدایت آئی ہے کہ یہ جو صدقات کرتے ہو یہ ان (دینی طلباء) کے لیے خرچ کرو **احصروا فی سبیل اللّٰہ** جو خدا کی راہ میں یعنی طلبِ دین میں طلبِ علم دین میں محصور ہو کر رہ گئے ہیں **لا یستطیعون ضربا فی الارض** وہ طلبِ رزق میں چل نہیں سکتے تجارت نہیں کر سکتے کاروبار نہیں کر سکتے۔ وقت ایک ہی طرف لگا سکتے ہیں دو طرف کیسے لگائیں اور حال اُن کا یہ ہے **یحسبهم الجاهل اغنیاء** ان کو ناواقف آدمی سمجھتا ہے کہ وہ مالدار ہیں **من التعفف** اُن کے سوال سے بچنے کی وجہ سے کہ وہ بالکل سوال کرتے ہی کسی سے نہیں ہیں۔ ناواقف آدمی سمجھتا ہے کہ کوئی ضرورت بھی اِنھیں نہیں ہے۔ **تعرفهم بسیماهم** ہاں اُن کے چہرہ کی خصوصی علامات جو ہیں اُن سے آپ اُنھیں پہچان سکتے ہیں کہ یہ بھوکے ہیں انہیں تکلیف ہے **لا یسئلون الناس الحافا** لوگوں سے وہ اصرار کے ساتھ نہیں مانگتے۔ یہ قرآن پاک میں ان (طلباء) کی تعریف آئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں تو بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا لوگ سمجھتے تھے کہ دورہ پڑا ہوا ہے تو کسی سے مانگتے نہیں تھے۔ تو آقائے نامدار ﷺ نے اِن کو بھی دُعاء دی تھی ایک دُعاء تو وہ ہے جس کی وجہ سے ان کی یادداشت بڑھ گئی تھی وہ بھی معجزہ ہے۔

محبت کی دعاء :

دوسری یہ دُعا دی کہ **اللّٰھم حبب عُبَیدك ھذا یعنی ابا ھریرة وامه علی عبادك المؤمنین** خداوندا اِس بندہ کو یعنی ابو ہریرہ کو اس کی والدہ کو اپنے مومن بندوں میں مقبول بنا دے اُن کے دلوں میں اِن کی محبت ڈال دے۔ **وحبب الیھم المؤمنین** اور اِن کے دل میں بھی مومنین کی محبت پیدا کر دے یعنی اِن کے اور مومنین کے تعلقات محبت کے رہیں ہمیشہ اور ان سے محبت لوگ رکھتے رہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک محبت کی وجہ یہ بھی بن گئی کہ حدیثیں اِن سے بکثرت منقول ہیں تو ہر محدث ان سے حدیث کی وجہ سے ہی محبت رکھتا ہے۔

کثرت روایات کی وجہ اور یادداشت کا امتحان :

ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں حالانکہ ہم بھی ہوتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہی کے پاس تو اِنھوں نے اُس سے پوچھا یہ بتاؤ کہ رات تم تھے نماز میں؟ انھوں نے کہا 'تھا'، انھوں نے کہا یہ بتاؤ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں کون کون سی سورتیں پڑھیں؟ ہمیں تو یاد رہتا ہی نہیں ہم امام کے پیچھے نماز پڑھ آتے ہیں اور یہ کہ کون سی سورت پڑھی تھی یہ تو ذہن میں نہیں رہتا۔ انھوں نے کہا نہیں مجھے تو یاد نہیں۔ نہیں تھے تم وہاں؟ کہا ''تھا میں''، مگر مجھے یاد تو نہیں خیال نہیں کیا۔ انھوں نے کہا کہ تمھیں پتا نہیں ہے لیکن مجھے پتا ہے میں بتا سکتا ہوں پہلی رکعت میں یہ پڑھی دوسری

رکعت میں یہ پڑھی۔ انھوں نے کہا کہ اس طرح سے جو میں خیال رکھتا ہوں تو میری طرف سے وہ بن جاتی ہے حدیث جولوگ خیال نہیں رکھتے ہیں تو وہ بیان بھی آگے نہیں کر سکتے تو حدیث بھی نہیں بنتی تو ایک وجہ یہ بھی تھی کثرت سے روایات کی۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی احادیث کی جانچ :

اب ان کی حدیثوں کو پرکھا گیا تو یہ بیان تو کرتے ہیں احادیث اور خیال سے کرتے ہیں اور صحیح کرتے ہوں گے گمان بھی ٹھیک ہے لیکن پھر بھی دیکھو تو سہی۔ تو اب پھر (محدثین کو) یہ ملا کہ فلاں قسم کی جو روایت جو انھوں نے بیان کی ہے وہ فلاں صحابی نے بھی بیان کی ہے اور فلاں قسم کی جو ہے وہ فلاں نے بیان کی ہے تو سب حدیثیں دوسرے لوگوں کے بیانات سے مطابق ہو جاتی تھیں، اور فتوحات جتنی ہوتی گئیں صحابہ کرامؓ دنیا میں پھیلتے چلے گئے اب کوئی کہیں ہے کوئی کہیں ہے۔ لیکن پھر بھی اِن کی روایات اُن کی روایات سے ملتی جلتی ہیں تو اس بناء پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہہ کر کہ پتا نہیں یہ حدیثیں کہاں سے اتنی لے آتے ہیں اور کہاں سے آ گئیں، یہ کہہ کر شک ڈالنا یا انھیں چھوڑ دینا یہ کوئی کر ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ ساری کی ساری منطبق ہیں اور تطبیق دے کر دیکھ لی گئیں وہ سب روایتیں اُن کی صحیح بن جاتی ہیں اور روایتیں (آپس میں) مل جاتی ہیں ایک سے دوسری، دوسری سے تیسری۔ تین تین صحابی چار چار صحابی اس قسم کی روایتیں روایت کر رہے ہیں۔

عبداللہ بن عمروؓ سے کثرتِ روایات اور اُس کی وجہ :

یہ فرماتے تھے کہ مجھ سے زیادہ حدیثیں اور کسی کو آتی نہیں ہوں گی سوائے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کے کیونکہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی تھی کہ تم لکھ لیا کرو فانہ کان یکتب ولا اکتب وہ لکھا کرتے تھے اور میں لکھا نہیں کرتا تھا، تو مجھے تو بس زبانی یاد ہیں اور شک ہوتا نہیں مجھے، تردد ہوتا نہیں مجھے اور تردد نہ ہونا جو ہے وہ بھی رسول اللہ ﷺ کا معجزہ تھا۔ آپ نے ایک دن فرمایا تھا کہ میں اس وقت بیان کر رہا ہوں اور جو بات بھی بیان کر رہا ہوں کوئی آدمی کپڑا پھیلا دے اور پھر جب میں فارغ ہوں بیان سے تو کپڑے کو اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لے تو بس اُسے یاد رہے گا تو انھوں نے ایسا ہی کیا تو بات اُس حدیث کی معلوم ہوتی ہے جو واقعہ جو بات جو گفتگو اس مجلس میں آپ نے فرمائی ہے وہ گھنٹہ بھر کی ہوگی ڈیڑھ گھنٹے کی ہوگی دو گھنٹے کی ہوگی بات تو تھی وہ، لیکن برکت اس کی پھر ایسی ہوئی کہ ساری عمر اور ساری حدیثوں کے بارے میں یہی حال رہا، جو جناب رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے یہ سن لیتے تھے بس وہ پکا یاد ہو جاتا تھا وہ نہیں بھولتے تھے، تو ان کے لیے آپ نے دعاء فرمائی اور اس دُعا کی برکات اور اثرات اِن کو پہنچے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں ان حضرات کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین،

اِختتامی دُعاء.................. ❁❁❁